پاکستان: 'آزاد کشمیر' آزادی سے بہت دور

حکومت کے مخالفین کو تشدد، سنسر شپ اور سیاسی بنیاد پر ظالمانہ کارروائیوں کا سامنا ہے

(اسلام آباد۔ 21 ستمبر 2006) پاکستان کا زیرانتظام کشمیر، جو کہ گزشتہ برس کے خوفناک زلزلے سے قبل بڑی حد تک عالمی برادری کی نظر سے اوجھل تھا، میں پاکستانی حکومت جمہوری آزادیوں کو کچلنے میں ملوث ہے، ذرائع ابلاغ کی آواز کو دبایا جاتا ہے اور تشدد کی کارروائیاں معمول کی بات ہے۔ ان خیالات کا اظہار ہیومن رائٹس واچ نے آج اپنی جاری کردہ رپورٹ میں کیا ہے۔

آزاد کشمیر اور پاکستان میں کی گئی تحقیق کی بنیاد پر 71 صفحات پر مشتمل رپورٹ، پاکستانی فوج، خفیہ اداروں اور عسکری تنظیموں کی جانب سے روا رکھی جانے والی بدسلوکیوں کا پردہ چاک کرتی ہے۔ اس رپورٹ کو ''ایسے دوستوں کے ہوتے ہوئے.....آزاد کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں'' کا عنوان دیا گیا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ کے ایشیا کے ڈائریکٹر، بریڈ ایڈمز کا کہنا ہے کہ اگرچہ 'Azad' کا مطلب FREE یا آزاد ہے، تاہم آزاد کشمیر کے لوگ آزاد ہونے کے سوا کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔'' پاکستانی حکام بنیادی آزادیوں پر سخت پابندیوں کے ساتھ آزاد کشمیر پر حکومت کرتے ہیں''۔

اکتوبر میں بڑے پیمانے پر آنیوالے زلزلے سے قبل آزاد کشمیر دنیا کے ان علاقوں میں سے ایک تھا جن کے بارے میں باہر کی دنیا کچھ نہیں جانتی تھی۔ اظہار رائے پر شدید بندشیں آزاد کشمیر میں حکومت کی پالیسی کا اہم حصہ رہی ہیں۔ پاکستان نے سرکاری پابندیوں اور جبر کے ذریعے اس خطے میں آزاد ذرائع ابلاغ کو وجود میں نہیں آنے دیا۔ آزادی کے حق میں لکھی جانیوالی کتابوں اور ادب پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ جبکہ ایسی عسکری تنظیمیں جو کہ بھارت کے زیرانتظام جموں وکشمیر کی ریاست کی پاکستان میں شمولیت کی موقف کو فروغ دے رہی ہیں، انہیں اپنے خیالات کا پرچار کرنے کی مکمل آزادی ہے، خودمختار کشمیر کی بات کرنے والوں کی زبان جلد ہی اور بعض اوقات پرتشدد طریقے سے بند کر دی جاتی ہے۔

آزاد کشمیر کے آئین کے تحت جو کہ 1974 میں پاکستان نے مسلط کیا تھا، انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی جاتی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ انتخابات میں صرف وہی امیدوار حصہ لے سکیں جو کہ کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی حمایت کرتے ہوں۔ کوئی بھی جو آزاد کشمیر کے سرکاری امور میں حصہ لینا چاہتا ہے اسے پاکستان کے ساتھ وفاداری کے عہد پر دستخط کرنے پڑتے ہیں، جبکہ خودمختار کشمیر کی حمایت کرنیوالے یا اس کے لیے پرامن طریقے سے کام کرنے والے کسی بھی فرد کو ظالمانہ کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ایڈمز نے کہا، '' آزاد کشمیر میں ایک دکھاوے کی منتخب مقامی حکومت موجود ہے لیکن پاکستان کی وفاقی حکومت، فوج اور خفیہ ادارے آزاد کشمیر کی سیاسی زندگی کے تمام تر پہلوؤں کو کنٹرول کرتے ہیں''۔ ''فوج اختلاف رائے کو قطعاً برداشت نہیں کرتی اور عملی طور پر خطے کو ایک طفیلی ریاست کی طرح چلا رہی ہے۔ پاکستان میں تشدد کا استعمال عام ہے اور آزاد کشمیر میں بھی ایسی کارروائیاں معمول کی بات ہے۔ ہیومن رائٹس واچ کے علم میں تشدد کے ایسے واقعات آئے جن میں خفیہ اداروں کے اہلکار اور دیگر افراد ملوث تھے جو فوج کی ایماء پر یہ کارروائی کر رہے تھے، لیکن ایسا کوئی واقعہ اس کے علم میں نہیں جب فوجی یا نیم فوجی سیکورٹی یا خفیہ اداروں کے اہلکاروں کیخلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہو۔

پاکستان کی جانب سے بھارتی جموں وکشمیر کی ہمسایہ ریاست میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تنقید کے باوجود، وہاں سے آنے والے مہاجرین کو حکام کے ہاتھوں منفی امتیاز اور بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کشمیری مہاجرین اور بھارتی کشمیر سے تعلق رکھنے والے سابق عسکریت پسند جن میں سے اکثر سیکولر قوم پرست ہیں اور رہن سہن اور زبان کے اعتبار سے آزاد کشمیر کے لوگوں سے مختلف ہیں، کو مسلسل نگرانی، سیاسی نظریات کے اظہار پر بندشوں، بلاجواز گرفتاری اور مار پیٹ کے ذریعے مسلسل ہراساں کیا جاتا ہے۔ ایڈمز نے بتایا، '' پاکستانی حکومت اکثر یہ تاثر دیتی ہے کہ کشمیریوں کو صرف بھارت میں ہی مسائل کا سامنا ہے''۔ ''اس کو آزاد کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالیوں کو ختم کرنیکے طریقوں پر سوچ بچار کا آغاز کرنا چاہیے''۔

ہیومن رائٹس واچ نے امداد دینے والی عالمی تنظیموں، جنہوں نے زلزلے کے بعد تعمیر نو اور امداد کی فوری ضرورت کے پیش نظر آزاد کشمیر کیلیے اربوں ڈالر دیے ہیں، پر زور دیا

ہے کہ وہ حکمرانی کے ڈھانچے میں تبدیلیوں، انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کے فروغ پر اصرار کریں۔ سینئر حکومتی اہلکاروں کے خلاف بدعنوانی کے حالیہ الزامات قانون کی عملداری اور حکومتی احتساب میں پائی جانے والی سنگین خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

’’ تعمیرِ نو کی کوششوں کی حمائت کرتے ہوئے عالمی برادری زور دیتی ہے پاکستان آزاد کشمیر کے لوگوں کے انسانی حقوق کا احترام کرے، ایڈمز نے کہا‘‘ پاکستانی حکومت لازماً اس بات کو یقینی بنائے کہ آزاد کشمیر کے لوگ جبر اور خوف سے آزاد فضا میں اپنے بنیادی شہری و سیاسی حقوق استعمال کر سکیں‘‘۔

رپورٹ میں شامل شہادتیں

چھ یا سات سپاہی جن کی قیادت ایک میجر کر رہا تھا۔ اس کاروائی میں جو تقریباً پانچ دن جاری رہی شریک رہے۔ سپاہی بدلتے رہتے تھے اور ہم سے باری باری ’’مشقت‘‘ کراتے تھے۔ وہ ہمیں گھٹنوں اوپر کھڑے ہونے اور نیچے بیٹھنے پر لگائے رکھتے اور جب ہم تھک کر گر پڑتے تو وہ ہمیں بیلٹوں اور سلاخوں سے پیٹتے تھے۔ وہ ہم پر مسلسل دباؤ ڈالتے رہتے تا کہ ہم تسلیم کر لیں کہ ہم ’’ڈبل ایجنٹ بن چکے ہیں اور یہ کہ ہم سرحد عبور کر کے بھارت اس لیے گئے تھے کہ ہم ہندوؤں سے محبت کرنے والوں میں سے تھے اور یہ کہ ہم بے شرم حرامزادے تھے جو کہ ہماری ماؤں اور بیٹیوں کی عصمت دری کرنے والوں کے ہاتھوں جنسی بدسلوکی کا نشانہ بننا چاہتے تھے‘‘۔ شروع میں، میں نے اور دوسرے لوگوں نے ان سے بات چیت کی کوشش کی اور انہیں بتایا کہ وہ غلطی پر تھے اور جو کچھ وہ کر رہے تھے وہ غلط تھا۔ لیکن جب آپ کو اس قدر پیٹا جائے کہ آپ لہولہان ہو جائیں اور بمشکل ہوش و حواس میں ہوں تو اس نوبت کے بعد آپ کیلئے کسی چیز کی اہمیت نہیں رہتی۔ انہوں نے سمیر (نام بدل دیا گیا ہے) کو ایک خاص مثال بنانے کا فیصلہ کیا۔ وہ ہم میں سے سب سے زیادہ بولتا تھا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اسے برہنہ کر کے اس کے پاخانے والے مقام کے اندر مرچیں گھسیڑ دی گئیں۔ وہ چیختا چلاتا رہا اور وہ جتنا زیادہ چیختا، وہ اسے لاٹھیوں، بیلٹوں، لاتوں اور گھونسوں سے اتنا ہی زیادہ مارتے۔ وہ اسے مار مار کر بے ہوش کر دیتے۔ اسے دوبارہ لے کر آتے اور مار مار کر پھر بے ہوش کر دیتے۔ وہ ہمارے سامنے نہیں مرا۔ لیکن اس بات کو آٹھ برس بیت چکے ہیں لیکن ہم نے اسے ان پانچ دنوں کے بعد جب وہ ہمارے ساتھ تھا دوبارہ نہیں دیکھا۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ وہ مر چکا ہے۔ اسے مرنا ہی تھا۔ اس کے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا اس کے بعد اس کیلئے بھی مرنا ہی بہتر تھا۔

☆ ’’شاہد‘‘ سے انٹرویو، ایک سابق عسکریت پسند، آزاد کشمیر:

7 اپریل کو ہم نے بھوک ہڑتال کر دی۔۔۔۔ سرینگر اور مظفر آباد بس سروس پر خوشی کا اظہار کرنے اور اس کی حمایت کرنے پر ہمیں کیوں نظر بند کر دیا گیا ہے؟ 10 اپریل کو صبح 6 بجے کے لگ بھگ ہمیں ناشتہ دیا گیا۔ ہم نے انکار کر دیا۔ جیل حکام نے ہمیں لاٹھیوں اور آہنی سلاخوں سے مارنا شروع کر دیا۔ چودہ یا پندرہ لوگ ہر شخص کو پیٹ رہے تھے۔ ان میں دیگر جرائم پیشہ قیدی اور پولیس والے شامل تھے۔ جیل سپریٹنڈنٹ، راجہ آفتاب سنتری پوسٹ پر کھڑا قیدیوں کو ہمیں مارنے کی ہدایات دے رہا تھا۔ ہمیں بُری طرح مارا پیٹا گیا۔ (اس کا منصوبہ دیگر قیدیوں اور پولیس کے درمیان پہلے سے ہی طے تھا) ایک شخص کی آنکھ باہر نکل آئی۔ ایک کے سر پر کئی زخم آئے۔ ایک دوسرے شخص کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ہر ایک کے جسم پر زخموں کے نشان تھے۔ ہمیں تقریباً اڑھائی گھنٹوں تک پیٹا گیا۔ یہ کاروائی تینوں سیلوں (کوٹھڑیوں) میں صبح 6 سے 8:30 کے دوران کی گئی۔ اس کے بعد جیلر آیا اور کہا، ’’اگر تم نہیں کھاؤ گے تو ہم کھانا تمہاری مقعد (پاخانے والی جگہ) میں گھسیڑ دیں گے‘‘۔

ہم شدید جبر کی وجہ سے کھانے پر رضا مند ہو گئے، کیونکہ جنہوں نے کھانے سے انکار کیا انہیں بُری طرح پیٹا گیا۔ محمد ایوب بٹ نے کھانا کھانے سے انکار کیا تھا تو انہوں نے اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی۔ آزاد کشمیر کی حکومت ہمیں کیوں گرفتار کرتی ہے اور ہمیں کیوں مارتی ہے؟ ہم تو صرف حکومتِ پاکستان کی بیان کردہ پالیسی کی حمایت کر رہے تھے۔ کیا اس کی اجازت نہیں ہے؟ یا اسلام آباد میں بیٹھے مشرف کو علم نہیں کہ مظفر آباد میں کیا ہو رہا ہے۔

☆ جمیل مرزا، ریاست جموں و کشمیر کا ایک مہاجر، مظفر آباد، 3 اگست، 2005ء